مطبوعات

علوم القرآن اور اصولِ تفسیر | **مؤلف : مولانا محمد تقی عثمانی**

صفحات: ۵۱۰ قیمت : ۲۷/- روپے

زیرِ نظر کتاب، بقول فاضل مصنف، علوم قرآنی پر کوئی مستقل تالیف کے ارادے سے نہیں لکھی گئی بلکہ انہوں نے جب قرآن مجید کی ایک اردو تفسیر کے لیے مقدمہ لکھنے کا ارادہ کیا اور مباحث طویل ہو گئے تو انہیں ایک کتاب کی صورت میں مرتب کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں علوم القرآن سے متعلق تمام اہم امور کا احاطہ نہیں کیا جا سکا۔

کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے، پہلے حصے میں علوم قرآنی سے متعلق آٹھ ابواب ہیں جن میں وحی اور اس کی حقیقت، نزولِ قرآن کی تاریخ، سبعہ احرف، ناسخ و منسوخ، شانِ نزول، حفاظت قرآن اور اس سے متعلقہ شبہات کا ازالہ، حقانیت قرآن اور مضامین قرآن کے مباحث شامل ہیں۔ دوسرا حصہ علم تفسیر اور اصول تفسیر سے متعلق ہے اور اس میں تفسیر کے ماخذ، اصول تفسیر، صدر اول کے بعض مفسرین کا تعارف اور متاخرین کی چند تفسیروں پر نقد و تبصرہ درج ہے۔

فاضل مؤلف نے دوسرے باب میں انزال اور تنزیل کے استعمال میں فرق بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "انزال" کے معنی ہیں "ایک ہی دفعہ مکمل نازل کر دینا" اور تنزیل کے معنی ہیں "تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرنا"۔ یہ بات اگرچہ بہت سے مفسرین نے بھی کہی ہے لیکن اسے قاعدہ کلیہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ قرآن حکیم نے بعض مقامات پر ان دونوں الفاظ کو ایک ہی مفہوم میں استعمال کیا ہے مثلاً:

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (النساء - ۱۱۳)

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

اور سورۂ فرقان کی آیت ۳۲ ملاحظہ ہو:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً۔

ہمارے ہاں علوم قرآنی کے ضمن میں سبعہ احرف کی بحث بڑی معرکہ آرا ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں بھی اس

مسئلہ پر طویل بحث کی گئی ہے۔ اس کے باوجود بات کسی حد تک تشنہ معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ معاملہ صرف یہ ہے کہ آنحضورؐ نے آغاز میں لوگوں کی سہولت کے پیش نظر اہل قریش کے لہجہ ــــــ جس لہجے میں قرآن اترا ہے۔ کے علاوہ دیگر قبائل کو ان کے اپنے لہجوں میں قرآن پڑھنے کی اجازت فرمائی تھی۔ بعد میں جب عجمی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو اس اختلافی صورت کو دُور کرنے کے لیے حضرت عثمانؓ نے پوری اُمت مسلمہ کو پھر اہل قریش کے لہجہ میں قرآن کی تلاوت کرنے پر متفق اور مجتمع کر دیا۔

ناسخ و منسوخ کی بحث بڑی فکر انگیز ہے اور اس کے ہر گوشے پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور اس ضمن میں پیدا شدہ اور پیدا کردہ تمام شبہات کو نہایت خوبی سے رفع کر دیا گیا ہے۔ متن قرآن کی صحت و حفاظت پر کیے گئے مستشرقین کے اعتراضات کے مدلل جوابات بھی موجود ہیں۔

قرآن کی تفسیر کے چھ ماخذ بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں اقوالِ صحابہ اور تابعین کے اقوال کو اگر آثار صحابہ کے نام سے ایک ہی ماخذ قرار دیا جاتا تو بہتر تھا۔ پھر عقل سلیم کو بھی تفسیر کے لیے ایک ماخذ بتایا گیا ہے اسے "آخذِ تفسیر" تو کہا جا سکتا ہے مگر اسے ماخذِ تفسیر قرار نہیں دیا جا سکتا۔

آخر میں اُردو تفاسیر کا تعارف کراتے ہوئے فاضل مؤلف نے صرف 'بیان القرآن' اور 'معارف القرآن' پر اکتفا کیا ہے حالانکہ تعارف کے لیے اُردو میں ان کے علاوہ اور بہت سی گرانقدر تفسیریں موجود ہیں۔

سورۂ ہود کی ایک آیت لکھتے ہوئے (ص ۳۰) اعراب غلط لگ گئے ہیں۔ اِصنع کے بجائے اَصْنَع اور وَحْیِنَا کے بجائے وَحِیْنا لکھ دیا گیا ہے۔ دو صفحات میں عبارت کی ترتیب اُلٹ گئی ہے۔ ص ۲۵۶ پہ ۲۵۷ کی عبارت درج ہو گئی ہے اور ص ۲۵۷ پہ ۲۵۶ کی۔

بایں ہمہ اُردو زبان میں علوم القرآن کے اہم مباحث کی توضیح و تشریح کی یہ ایک قابل قدر کوشش ہے۔